نقارہ اسلام

یعنی

مخالفت نیشنل کانگریس اور پیروان مذہب نیچریہ کی کوششون کا

جواب کہ اہل ہنود اور اہل اسلام مین نفاق قائم نہ ہو

مصنفہ

منشی محمد عبد البصیر صاحب حضور بلگرامی

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن رفاہ عام اودھ

منقول از اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

مطبوعہ منشی گنگا پرشاد ورما براداران پریس لکھنؤ

نقارۂ اسلام

کدھر ہین ہمارے مسلمان بھائی — حکومت مین جنکے تھی ساری خدائی
وہ دیکھین تو کیا اونپہ آفت ہی آئی — بنائے گئے ہین کنجڑے قصائی
کسی کو ملا ہے خطاب اونٹ والا
کسی کا ہے دھنیا لقب اک نرالا

مسلمان یہی لاڈلے تھے نبی کے — عرب مین جو کرتے تھے دنیا کے پیشے
بنے تھے غلام آکے زنگ و حبش سے — مگر ہمسری کے تھے آپس مین دعوے
ہمیں نے سب کو برابر کیا تھا
یہی حکم انکو ملا تھا خدا کا

امیروں کو تھا وان نہ مطلق تکبر — نہ باقی شریفوں مین تھا کچھ تفاخر
انھین خاکساری کا تھا یاد کیا گر — کہ باہم تھے شیر و شکر سب برادر
وہ آپس مین رہتے تھے سب شاد و خرم
شرافت مین کوئی کسی سے نہ تھا کم

پیمبر کی امت مین ہین جو برادر — وہ ہون پیشہ ور یا کہ مسکین بے زر
سمجھ مسلمان ہین سبکو برابر — انھین کی مدد فرض و واجب ہے ہم پر

انھین کا ہے سب کی کمائی مین حصہ
انھین کے لیے ہی یہ جھگڑا یہ قصہ

یہ کیسے ہین دیندار کیسے مسلمان — مذمت غریبون کی ہی جنکا ایمان
کرینگے یہ کیا قوم پر اپنے احسان — خیالات ہین جنکے ایسے پریشان

خلافت بنی ہین یہ مغرور بندے
لگاتے ہین خود غرضیون کے جو پھندے

شریف اب وہ ہی جو کہ نہ چھپری ہو — انھی کے لیے قوم کی سروری ہی
وہی قوم مین لائق داوری ہی — جو ارکان دین ہی سے بری ہی

لقب جنسے کے سی ایس آئی کا پایا
وہ ہادی کو نین نیکر سے آیا

پھرا اونسے جو ہی وہ گمراہ ہی — ہوا اونسے جو بس وہی ہے موقر
انھین سے کے ہو گھر مین شرافت کا دفتر — مسلمان نہین کوئی اب انسے بڑھکر

انھین نے ہی تنبیہ قومی نکالا
انھین کا زمانہ مین ہی بول بالا

ذرا بھائیو انسے ہشیار رہنا — چھپے مخبرون سے خبردار رہنا
نہین وقت سونے کا بیدار رہنا — کہ ہے بند مین چارنا چار رہنا

خبردار کچھ پھوٹ پڑنے نہ پائے
نئی بات جو ہے بگڑنے نہ پائے

یہ اسلئے ہمکو سمجھا رہے ہین — نصیحت کا اک جال پھیلا رہے ہین
غریبون کو بیکار دھمکا رہے ہین — مسلمان ہندو کو لڑوا رہے ہین

نہین ہمکو بھاتا یہ مینڈھے لڑانا
کہ تہذیب کا ہند مین ہے زمانہ

جدا ہے گو ہندوون کا ہے مذہب — نہین ہمکو اُنکے عقائد سے مطلب

اگر ایک تھیلی کے چٹے ہین ہم سب — چلے گا کسی کا نہ آپس مین کرتب
حقوق اپنے سرکار سے مانگتے ہین
کہ سرکار نے ہمسے وعدے کیے ہین

تعلق ہر اک طرح کا باہمی ہے — خدا کے کرم سے نہین کچھ کمی ہے
یہی بات دونون کے دلمین جمی ہے — کہ ملت سے آپس کے دنیا تھمی ہے
مبادا اگر عام تر برہمی ہو
ملے بھیک مانگے نہ ہرگز کسیکو

کرین دل مین کچھ غور تو اہل نیچر — مسلمان و ہندو جدا ہونگے کیونکر
ہمارے وہ ہمدرد ہم انکے یاور — ہمارے وہ نوکر ہم انکے ہین نوکر
مسلمانون کے ان پہ لاکھون ہین احسان
قرضدار انکے ہین لاکھون مسلمان

مسلمان وہ نبکر چڑھائین نہ دم پر — نہ کرتے ہین وہ صید ٹٹی لگاکر
نہ ہندو ہین سانپ آستین کے برادر — جو ہم جا کے پوچھین ہماری ہے نشتر
بہت صاف ہین کرے انکی باتین
مبارک در اندازون کو ہون گھاتین

کرو ہندوون سے نہ تم بدگمانی — نفاق ایک ادبار کی ہے نشانی
بنوگے اگر انکے تم یار جانی — تو وہ بھی کرینگے بڑی مہربانی
جھکوگے تم انسے تو وہ بھی جھکین گے
رکوگے تم انسے تو وہ بھی رکین گے

بڑھانا عداوت کا اچھا نہین ہے — بگڑنا بناوٹ کا زیبا نہین ہے
ملاپ انسے مدت سے پیدا نہین ہے — وطن کا تمھین پاس اصلا نہین ہے
چلو مل کے باہم کہ بہتر یہی ہے
شرافت کا انسان کے جوہر یہی ہے

وہ بالفرض کرتے ہیں ہم سے برائی ہمیں چاہیے جب بھی کرنا بھلائی
نبی نے ہے یہ بات ہم کو سکھائی کہ اولاد آدم ہیں آپس میں بھائی
موافق جو کچھ بھی ہو تیرے زمانا
تو اک مور کا بھی نہ تم دل دکھانا

نہ کھٹکا ہے اس نیشنل کانگرس سے نہ ہے خوف کچھ حاکم دادرس سے
یہ ہیں خواہشیں ہند کی سو برس سے یہ ہندوستان کب تھا خالی ہوس سے
انجمن کی ہے یہ کانگرس آج جب
وہی خواہشیں ہیں وہی ہیں مطالب

اولو العزم و ہشیار و عاقل اگر ہو ارادوں میں تم اپنے کامل اگر ہو
ممالک میں کچھ خواہش دل اگر ہو رعایائے ہندی میں داخل اگر ہو
تو ممبر بنو نیشنل کانگرس کے
کہ ہیں یادگار زمانہ یہ جلسے

کٹے گی اسی سے مصیبت تمہاری بڑھے گی اسی طرح عزت تمہاری
بدل جائیگی جلد حالت تمہاری پلٹ آئیگی اگلی شوکت تمہاری
کروگے مشقت جو رہ کر جہاں میں
دراؤگے تم بھی ہر اک امتحان

بس اب کوٹھری میں نہ بیٹھو سنبھل کر چلو کانگرس میں گھروں سے نکل کر
ذرا جوش دیکھو جماعت کا چل کر رکو تم نہ لڑکوں کی صورت مچل کر
نہ ہاتھ آئیگا وقت زنہار ایسا
نہ مجمع ملے گا نہ دربار ایسا

وہ آئنگے اطراف ہندوستان سے جو واقف ہیں ہر ایک علم و زبان سے
خیال انکے ہیں سب بلند آسمان سے خجل سحر و جادو ہو انکے بیان سے
غنیمت سمجھ لو ملاقاتیں انکی

نہ سمجھا ہمین انجاز یا بامین آگی

کرینگے لپٹ کر ہم آغوش تمکو — وہ کر دینگے باتون مین مدہوش تمکو
دلا دینگے حد سے سوا جوش تمکو — نہ وہ بیٹھنے دینگے خاموش تمکو

ترقی کروگے بہت جلد یارو
چلو تو سہی دیکھو ہمت نہ ہارو

عجب ایک جلسہ ہی طرفہ جماعت — ہزارون مین ہندو مسلمان بہ کثرت
وہان ایک سے ایک ہر ذی لیاقت — جنہین دیکھ کر ہوگی تمکو بھی حیرت

کہوگے کہ یارب ہم آئے کہان پہ
زمین پر بٹھایا ہی یا آسمان پہ

ڈلی گیٹ ہین کانگرس کے مسلمان — لیق و ہنرمند حامد علے خان
ادھر شاہزادے ہمایون وذیشان — ادھر بدر دین رشک مہر درخشان

زمین اور اک ہونگے فلک اودھر
رضامند ساری خدائی ہے جنسے

نہ یہ سب ہین ہندو کے مذہب مین داخل — نہ یہ لوگ بارو ہین نادان وجاہل
نہ بدخواہ ہین مسلمون کے یہ عاقل — ہوئے کیون ہین پھر کانگرس مین یہ شامل

اسی سے سمجھ لو کہ حق پر یہی ہین
یہ آزاد ہین قلزم آگہی ہین

ولایت مین برسون رہے ہین یہانا — ہر اک حال لندن کا ہے انکا جانا
اگر تم نے انکا بھی کہنا نہ مانا — کہین پر نہو گا تمھارا ٹھکانا

نہ کچھ اختلاف اس سے حکام کو ہے
تنفر نہ کچھ اہل اسلام کو ہے

سنو حال تم دوسری کانگرس کا — ہوئی جا کے کلکتہ مین یہ جو یکجا
جو جنرل گورنر وہان ہند کا تھا — ڈلیگیٹون کو اسنے فوراً بلایا

بڑے شوق سے کی ملاقات اُنسے
کہی اُنکے دل کی ہر اک بات سُنکے

گئی جبکہ مدراس مین یہ جماعت
ہوے وہان بھی جلسے کئی بالخصوصیت
وہ حاکم کہ تھی جنکی وہان پر حکومت
ڈلی گیٹون کی اُسنے بھی کی تھی دعوت

کیا اُسنے بھی خوب اعزاز اُنکا
تہ دل سے گویا تھا اظہار اُنکا

یہ سب خواہشین تھین اسی کانگرس کی
کہ سرکار نے ہند مین کی ہین جاری
جو اضلاع ہین مغربی و شمالی
مقرر ہوئی ایک کونسل یہ وہان بھی

بڑی کی یہ سرکار نے مہربانی
یہ کونسل کرے گی بہت حق رسانی

کمیشن محاصل کی سروس کی یارو
نتیجہ اسی کانگرس کا سمجھ لو
بندھا انگریزون پر بھی ٹکس دیکھو
پھر اب اور کیا فائدہ چاہتے ہو

ہو منحرف کانگرس سے خدارا
کہ اسمین بڑا فائدہ ہے تمھارا

کسی کی نہین ہے خطا اسمین بھائی
تمھاری ہی تقدیر کی ہے کھوٹائی
اسی سے ہی تمکو یہ اوندھی سوجھائی
جو کرتے ہو تم کانگرس سے جدائی

کرو غور و انصاف کچھ دلمین سوچو
یہ موقع ملے گا نہ زنہار تمکو

خفا نیچری ہین جو بنگالیون سے
یہ کہتے ہین بانی ہین وہ کانگرس کے
تباہ دین جو سچ پوچھ کوئی ہمسے تو جیسے
کہ بانی سمجھتے دیوان رکھنا تھے پہلے

امنڈ آتا ہے اب تو یہ ملک سارا
ہے جیسے بارش مین گنگا کا دھارا

یہی اہل نیچر کو دن رات ہے غم
انھین گھیرے رہتی ہے یہ فکر ہر دم

بنین گے غلام اہل بنگالہ کے ہم　　نہ ہر صوبہ مین جاکے ہونگے فراہم
زمانے مین کوئی رہے گا نہ باقی
یہی ہونگے بیاکش یہی ہونگے ساقی

یہ بنگالی لائق ہین سارے جہانگیر　　یہی پاس ہونگے ہر اک امتحان مین
لگائین سے کے تمغلی یہی اسمان مین　　رہے گی یہی قوم ہندوستان مین
سول سروسی مین یہی طاق ہونگے
یہی لوگ حکام آفاق ہونگے

سوا اسکے جو ہین مسلمان ہندو　　بباد او ہ رو ہین گے آٹھ آٹھ آنسو
کہ بھرتی ہوسے جملہ ہندو ن بہ بابو　　جزیرے ہین باقی نہ باقی ہین ٹاپو
اثر کانگریس کے یہ ہوتے بیان ہین
حواس اہل نیچر کے یارب کہان ہین

رہی عمر بھر قوم مین نیک نامی　　ہوئی انکی مشہور خوش انتظامی
انھین لوگ سمجھا کیے سب گرامی　　نہ پائی کسی بات مین انکے خامی
مثل یہ کہ پیری و صد عیب سچ ہو
بڑھاپے مین کیا بات کی بیچ بیچ ہو

جنھین پہلے تھی اہل نیچر سے نفرت　　جنھین انکے قولون سے تھی اک کراہت
سمجھتے تھے جو انکو بانی بدعت　　پھری یک بیک کیسی انکی طبیعت
وہ نادان بھرنے لگے دم انھین کا
وہ پڑھنے لگے کلمہ پیہم انھین کا

جو تنبیہ قومی مین دعوی کیا ہے　　شرافت نجابت کا چرچا کیا ہے
یہ وہم و گمان لغو و بیجا کیا ہے　　نہین غور کچھ اسنے اصلا کیا ہے
ہوے حاکم و شاہ دنیا مین اکثر
حسب اور نسب مین تھے جو سب برتر

امیر اور حاکم ہزارون ہین دیکھے — کہ جھول بھرتا سر اُنکے سب تھے
شریف اور اشراف ہندوستان تھے — وہ سب خانہ زاد اُنکے جا کر بنے تھے

غلامون کی شاہی سے سب باخبر ہین
غلامون سے بھی کیا گھٹے پیشہ ور ہین

امیرون کی نسبت کرو غور بھائی — کوئی دہنین کری تھا کوئی نانبائی
گڈریا کوئی اور کوئی قصائی — جنے لونڈیونکے ہین اور نان بائی

بہت رنڈیون کے شکم سے ہین پیدا
نسب اُنکا تم پر نہین کیا ہویدا

ہوئے کتنے زردار دُعازی گو ئے — جنے ہین بہت لوگ یان مہریون کے
ہوئے کتنے جاتون سے اور گجرون سے — جو تیمر جبیث حکومت سے کرتے

حضور و خداوند تم اُنکو سے کہتے
غلامی مین حاضر سدا اونکے رہتے

بہت تھی قبولی حاکم ہین اب بھی — ہر اک قوم پر فرض اطاعت ہو جنکی
حسب اور نسب کی نہین بحث اچھی — نہ منگنی کی رسم اور نہ ہو ذکر شادی

یہان علم و دولت کا ہو خاص چرچا
خدا جسکو دے گا وہی لے اڑے گا

حکومت اطاعت نہین اختیاری — چلے گی نہ یان کچھ شرافت تمہاری
یہ تائید ہر بخت و قسمت کی ساری — وہ ہے حکمران جسپہ ہو فضل باری

تمھین اُسکی طاعت ہو نا چار کرنا
حماقت ہے پھر ضد و انکار کرنا

ہر اک قوم کے ہین ہزارون افسر — ہر اک ذات و مذہب کے ڈپٹی کلکٹر
جج و منصف و منصرم انسپکٹر — ہر اک پیشہ کے ہوتے ہین ڈائرکٹر

نہین کانگرس کی کچھ اسمین خطا ہو

یہ سب کچھ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے

غرض بادلون کی یہ ساری ہین باتین — تمام اپنے مطلب کی ہین انکی گھاتین
بناتے ہین نادان دلون کو جو باتین — انھین ہونگی بے شبہہ باتون پہ ماتین

یہ ہارینگے بازی بری چال چل کر
اوٹھین گے ہر اک بزم سے ہاتھ مل کر

ملا کوئی عہدہ جو انکو تو تحسین کیا — ہوا کچھ خطاب انکا تو ہو تحسین کیا
یہ زردار بنجائینگے جو تحسین کیا — سو قرینہ ہونگے تو یارو تحسین کیا

انھین دل مین سمجھین گے حکام مجرم
بد اندیش قومی و بد خواہ عالم

مسلمانون کے حق مین بہتر جو کچھ تھا — کیا ذکر ہر ایک پہلو سے اسکا
ہو آیندہ جو مرضی حق تعالے — حفیظ اب ادا کر چکا فرض اپنا

بچے کانگریس سے جو محروم ہو کر
وہ پچھتائینگے دوستو زندگی بھر

قومی کانگریس کیا چیز ہے

اکثر لوگون کے دلون مین اس سوال کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کانگریس کیا چیز ہے۔ ہم اپنے اردو پڑھے بھائیون کے واسطے اسکا کچھ حال لکھین گے۔ کانگریس ایک جلسہ کو کہتے ہین کہ جو ہر سال ہندوستان کے کسی بڑے شہر مین ہوتا ہے۔ اسمین مختلف شہرون سے لوگ اپنے وکیل بھیجتے ہین انکو انگریزی مین ڈلی گیٹ کہتے ہین۔ یہ ڈلی گیٹ سب ایک جگہ جمع ہوتے ہین۔ اور اون امور پر بحث کرتے ہین جنسے سرکار کو آگاہ کرنیکی حاجت ہے وہ جتلاتے ہین کہ رعایا کیا چاہتی ہے اور فلان قانون یا فلان ٹکس پر رعایا کی کیا رائے ہے پہلا اجلاس اس کانگریس کا بمبئی مین ہوا تھا۔ کہ جسمین کل تین بنگالی باقی مرہٹے گجراتی

شمالی ہند کے ہندو۔ عیسائی و پارسی و مسلمان و گجراتی سب تھے۔ اس جلسہ مین بہتر شخص شریک تھے
دوسرا جلسہ۔ اس کانگریس کا کلکتہ مین ہوا کہ جسمین چار سو ڈیلیگیٹ تھے انمین چالیس
مسلمان تھے۔ مہاراجگان مین۔ سر مہاراجہ جوتندرو موہن ٹاگور۔ سر سریندرو موہن
ٹاگور۔ سر لکشمیشر سنگھ صاحب مہاراجہ دربھنگہ۔ مہاراجہ صاحب تپیا۔ ہتوا۔ ڈمراؤن
اور بہت سے راجہ مہاراجہ شامل تھے۔ مسلمانون مین سید محمد رحمت اللہ سیانی
سابق شیرف بمبئی حال ممبر مجلس میونسپل کارپوریشن بمبئی اور بہت سے لوگ تھے۔

تیسری کانگریس مدراس مین ہوئی۔ اسمین چھ سو ڈیلیگیٹ تھے۔ آنریبل بدر الدین
طیب جی سابق ممبر کونسل و بیرسٹرایٹ لا کہ جنکے صاحبزادہ نے اس سال ولایت مین
سول سروس کا امتحان پاس کیا پریسیڈنٹ جلسہ تھے آنریبل شاہزادہ ہمایون جاہ بہادر ممبر
کونسل مدراس اور انکے علاوہ نامی گرامی ۳۰ مسلمان شریک جلسہ تھے۔ ہندو راجگان
و مہاراجگان ہمدرد و شریک جلسہ مین راجہ سر ٹی مادھو راؤ۔ راجہ دکنیٹا نگری۔ مہاراجہ صاحب
وزیانگرم سرسوامی مدلیر شیرف مدراس۔ انگریزون مین سر چارلس لاسن مسٹر نارٹن
اور قریب ۱۵ دیگر حاضرین کے شریک تھے۔ جلسہ دسمبر کے مہینہ مین ہوتا ہے۔ اس
سال چوتھا اجلاس الہ آباد مین ہوگا۔ کہ جسکے خرچہ کے واسطے دس ہزار روپیہ کا چندہ
ہوگیا ہے۔ اور بہت سے ہندو و مسلمان کمیٹی انتظامی مین شریک ہین۔

ان کانگریسون کی تمام کارروائی ولایت مین بھیجی جاتی ہے۔ کلکتہ کی رپورٹ
کی پانچ ہزار جلدین چھاپ کر ولایت بھیجی گئی ہین۔ اس سال کی دس ہزار جلدین
ولایت جائینگی۔ پھر ہندوستان کی دیسی زبانون مین کارروائی طبع ہوتی ہے۔ ولایت مین
خود مسٹر گلیڈسٹون اور بہت سے لبرل اور کنسرویٹو ممبر گروہون اور مدبرون نے
اس سے ہمدردی ظاہر کی ہے۔ خود کلکتہ مین لارڈ ڈفرن نے اور مدراس مین لارڈ کینیمرا
گورنر مدراس نے ڈیلیگیٹون کی دعوت کی۔

کانگریس کے انتظام کے واسطے ہندوستان کے بارہ حصہ کیے گئے ہین اور انتخاب وکلا
اور کارروائی کیواسطے تین سال سے بارہ کمیٹی قائم ہین جہان کمیٹیون کو انگریزی مین اسٹینڈنگ

کانگریس کمیٹی کہتے ہین۔ ان کمیٹیون کی سب کمیٹیان ہر ایک ضلع مین قائم ہین
ہندوستان کے تمام پورپشین نزنجبکار دہ ہزارون ادیسون کا ہجوم شریک کانگریس
ہین انکے سرگروہ مسٹر ہوائٹ۔ اور مسٹر اینکلس کانگریس کے بدل ساعی ہین۔ اور
اینکلس صاحب نے بیان کیا ہی کہ اسمرتبہ قریب سو کے یورپشین ڈلیگیٹ ہونگے۔
بعد اجلاس کلکتہ کی کانگریس کے لارڈ ڈفرن نے اس تجویز سے اتفاق ظاہر کیا کہ
کونسل مین بھی ملک کے لوگ منتخب کر کے ممبر بھیجا کرین۔ اس سے بھی اتفاق کیا کہ فوجداری
اور کلکٹری کے اختیار یکجا ہنون بلکہ علحدہ علحدہ مثل دیوانی کے افسر مین پارسال
کی کارروائی کانگریس کے بعد اسی امر کی سفارش ہائی کورٹ مدراس نے کی ہی کہ بلحاظ
اس خیال کے کہ اخراجات زیادہ ہوتے ہین اختیارات انتظامی حکام فوجداری
سے علیحدہ کر دیے جائین مسٹر میکانزی چیف کمشنر ممالک متوسط نے یہ سفارش
کی ہی کہ بجائے سالانہ لائسنس اسلحہ دینے کے اب پانچ سال کا لائسنس دیا جایا کرے۔ اسکے
علاوہ پارسال کانگریس نے یہ بھی سفارش کی کہ اُن لوگون سے جنکی آمدنیان ایکہزار
سے کم ہین انکم ٹکس نہ لیا جاسے۔

ولایت کے کئی اخبارون اور خصوص لنڈن ٹائمس نے اس تجویز کو بہت پسند کیا ہی۔ مسال
بھی ٹکس کی معافی کے واسطے از جانب کانگریس درخواست دی گئی ہی۔
اسکے علاوہ لنڈن مین ابھی ایک جلسہ ہوا کہ جسمین لارڈ ہابہوس میر مجلس تھے۔ سر ولیم ویڈربرن
سابق ممبر کونسل بمبئی نے اسپیچ کانگریس کے فوائد پر دی۔ سر چارلس ٹرنر سابق چیف جسٹس
ہائی کورٹ مدراس میر مجلس سب کمیٹی سول سروس کمیشن نے تائید کی اور قرار پایا کہ کوئی
سمجھدار انگریز اس کانگریس سے مخالفت نہین کر سکتا۔ ابھی چندون کا عرصہ ہوا کہ لنڈن کے ہوس آف کامنس
مین کانگریس کی منظور شدہ تجویز بحث پیش ہوئی کہ ہندوستان سے برہما کی لڑائی کا خرچہ
نہ لیا جاسے۔ اسپر ہوس کے ۱۳۰ ممبرون نے تجویز کانگریس کے موافق رائے دی۔ اسکے
علاوہ آج کل لنڈن مین مسٹر ڈبلیو سی بنرجی میر مجلس کانگریس اول۔ آنریبل دادا بھائی
نوروجی میر مجلس کانگریس دوم اس غرض سے موجود ہین کہ ممبران پارلیمنٹ کو

باغراض کانگریس سے مطلع کرین۔ انعقاد اخر کانگریس کا ولایت مین ہوا ہی کہ ابھی چند ممبران پارلیمنٹ نے شرکت کانگریس پر آمادگی ظاہر کی ہی۔ فقط